رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایم قاسم علی

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد - (امام مسیح موعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۵ یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء نمبر ۱

سلسلہ کی خبریں

حضرت - سیدنا اولوالعزم فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ خلیفۃ المسیح برائے تبدیل آب وہوا یکم مارچ کو پھیرو چیچی جو کہ دریائے بیاس کے قریب ایک موضع ہے تشریف لے گئے - اور پانچ مارچ کو جمعہ پڑھانے کے لئے دارالامان تشریف لائے - اور بعد عصر واپس پھیرو چیچی سدھارے - اللہ تعالیٰ بخیریت تمام فائز المرام حضور کو واپس لائے ✦

تحریک دعا - حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طبیعت ناساز ہے - اور بغرض علاج حضرت خلیفۃ المسیح ام المومنین کو گورداسپور لے گئے ہیں اور حضور کے ہمرکاب ناظر صاحب امور عامہ و ناظر تالیف و اشاعت بھی ہیں - احباب درد دل سے ام المومنین کی صحت کے لئے دعائیں کریں - اور بہت دعائیں کریں ✦

میر کلیم اللہ صاحب احمدی سیل کنٹراکٹر میاں کریم صاحب احمدی شیموگہ کسی ابتلا میں ہیں - احباب ان کے لئے دعا کریں - کہ ان مخلص دوستوں کو خدا ہر ابتلاء سے نجات دے - آمین

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء کا سالانہ امتحان ہے - فاروق کے ناظرین اپنے ان بچوں کی امتحان میں کامیابی کے واسطے بلا ناغہ دعائیں کرتے رہیں - کہ خداء کریم ورحیم اپنے رحم وکرم سے ہمارے بچوں کو ہر مضمون میں پاس ہونے کی توفیق عطا فرما کر سب کو پاس کر دے - آمین

احمدیہ یتیم خانہ قادیان کی طرف احباب نے توجہ کم کر دی ہے - حالانکہ یتیم خانہ کے اخراجات بڑھتے جاتے ہیں - اور یتیم لڑکے دور دور سے آکر داخل ہو رہے ہیں جو سب احمدی مرحوم بھائیوں کے لخت جگر ہیں - بوجہ فاروق کے شائع نہ ہونے کے چونکہ کوئی تحریک یتیم خانہ کے لئے نہیں کی گئی - شاید سرپرستان یتیم خانہ نے بھی یتامیٰ کو بھلا دیا ہے - موسم گرما کے لئے دو دو جوڑے پارچات یتامیٰ کے واسطے درکار ہیں - سابق بالخیرات احمدی بزرگ کپڑے کے تھان یا نقد روپیہ پارچات بنوانے کے لئے بھیج کر ثواب اور خوشنودی رب العالمین حاصل کریں ✦

ضرورت ہے احمدی دھوبیوں کی قادیان دارالامان میں بہت ضرورت ہے - بیرونجات کے احمدی دھوبی جو دارالامان کی زمین محترم میں رہنے کی خواہش رکھتے ہوں ان کے لئے یہ موقع نہایت مبارک ہے - کہ فوراً قادیان میں آکر اپنا کام شروع کریں - کام ان کے لئے یہاں کافی ہے ✦

احمدیہ ایجنسی کے متعلق گذشتہ سال فاروق میں تحریک کی گئی تھی - کہ احمدی مہمانوں کو بٹالہ سے قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنے کے لئے جس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ وہ وہی دوست جانتے ہیں۔ جن کو قادیان آنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ کرایہ دینے پر بھی وہ کوئی سواری بٹالہ سے حاصل نہیں کر سکتے۔ جلسہ کے موقع پر اس دقت کا اچھی طرح سے سب مہمانوں کو اندازہ ہو چکا ہے۔ کہ کمزور مستورات اور چھوٹے چھوٹے بچے اور معزز احباب پیدل چل کر قادیان پہنچے۔ اور اس قدر تکلیف اٹھائی کہ الامان۔ یکہ والوں کی سرد مہری اور کرایہ کی سخت گرانی کہ آٹھ آٹھ سات سات روپیہ کو ایک ایک یکہ اور ریڑو اور گڈے کرایہ پر لے کر بمشکل یہ سفر طے کرتے رہے ہیں اور اس وقت تک یہی حال ہے۔ کہ سخت سے سخت کرایہ دینے پر بھی ہر وقت یکہ وغیرہ نہیں ملتا۔ ان تکالیف کو مد نظر رکھ کر میں نے ایک تحریک کی تھی۔ کہ اگر کم از کم ایک یکہ ایک ٹمٹم ایک ریڑو احمدی احباب کا اپنا تیار ہو جائے۔ تو یہ تکلیف ایک حد تک کم ہو جائے گی۔ اور اس کے واسطے میں نے یہ تجویز کی تھی۔ کہ مبلغ بارہ سو روپیہ کے بارہ حصے اگر جمع ہو جائیں۔ تو احمدیہ یکہ ایجنسی بن سکتی ہے۔ جس کا اہتمام اور انتظام میں نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ اس تجویز پر میرے پاس کچھ خطوط اور روپیہ بھی آیا۔ مگر جلسہ قریب آچکا تھا اور اخبار بند تھا۔ کوئی مزید تحریک کرنے کا مجھے موقعہ نہ ملا۔ اور یہ تحریک ناتمام ہی رہی۔ اب دوبارہ اس تجویز کو پیش کر کے میں قوم کے ذی مقدور دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اگر ان کے خیال مبارک میں یہ امر واقعی ہے۔ کہ اپنی سواریوں کے بغیر مہمانوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو وہ ہمت کر کے بارہ سو روپیہ کا انتظام کر دیں۔ پھر میں جلد سے جلد ایک یکہ ایک ٹمٹم ایک ریڑو تیار کر کے کام شروع کر دوں گا۔ اور اس کا جس قدر منافع ہو گا۔ وہ بارہ حصول پر حصہ رسدی سالانہ تقسیم کر دیا جائے گا۔ اور اس کام میں اگر منافع نہ بھی ہو۔ اس کا اپنا خرچ ہی اس کی آمدنی سے چلتا رہے۔ تو میرے خیال میں یہ بھی منافع ہی ہے۔ کوئی نقصان نہیں۔ کیونکہ قوم کی ایک لازمی ضرورت تو پوری ہو جائیگی۔ اور اپنے بھائیوں کی ہر دن کی تکلیف تو رفع ہو جائے گی۔ امید ہے۔ کہ اس تحریک کو ضروری سمجھنے والے دوست اس طرف خیال کر کے جواب سے معزز فرمائیںگے (ایڈیٹر)

مجلس مشاعرہ۔ ایک ماہ سے دارالامان میں مولوی محفوظ الحق صاحب علمی کی تحریک سے احمدی شعراء کا پاک مشاعرہ ہوتا ہے۔ دو اجلاس آج تک ہو چکے ہیں۔ اس مشاعرہ میں مذہبی جذبات کو ابھارنے والی غزلیں اور اشعار ہوتے ہیں۔ ہر احمدی شاعر اس طرح پر جو اُن کو دی جاتی ہے۔ نہایت موثر اور لطیف نظم لکھ کر سناتا ہے جس میں احمدیت کے جذبات مذہبی کا احساس ہوتا ہے اور خلاف تہذیب و مصنوعی خال و خط و مبالغانہ محاورات اور فرضی بے بنیاد بیانات سے یہ مجلس شعراء پاک ہوتی ہے اس مشاعرہ کا دوسرا جلسہ ۵ / مارچ ۱۹۲۰ء کو اخویم خانصاحب ذوالفقار علیخاں آف رام پور کے مکان واقعہ دارالامان میں زیر صدارت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل ہوا۔ جس میں احباب ذیل شریک مشاعرہ تھے:۔

مولوی محفوظ الحق صاحب علمی۔ حبیب احمد صاحب کاتب۔ نعمت اللہ خانصاحب۔ مہر محمد خانصاحب شہاب ماسٹر اسلم صاحب۔ کاتب جھنجھانوی۔ ماسٹر اظہر صاحب سید محمود عالم صاحب۔ صوفی تصور حسین صاحب ادیب وغیرہم احمدی شعراء۔ چند احمدی احباب سامعین۔

مصرعہ طرح یہ تھا۔ "آپ بیٹھے ہوئے کیا کرتے ہیں"

سب شعراء نے اس پر پُر اثر اور دلچسپ غزلیں پڑھیں قاسم علی خانصاحب رامپوری۔ اخویم قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری اور مکرمی سید صادق حسین صاحب اٹاوی کی نظمیں بھی بذریعہ ڈاک پہنچیں۔ جن کو مولوی محفوظ الحق صاحب علمی نے پڑھ کر سنایا۔ علمی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ یہ تمام نظمیں ایک جگہ طبع کرائی جائیں گی۔ ہم اپنے ناظرین فاروق کے لئے میاں نظام الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ قادیان کی ایک غیر طرح نظم جو اس جلسہ میں نہایت خوش الحانی سے میاں صاحب موصوف نے سنائی تھی درج کرتے ہیں۔ جو یہ ہے:۔

احمدی جذبات

وقت تھوڑا ہے بہت دور ہے منزل اپنی
یوں ہی بیٹھے ہیں عبث آپ کیا کرتے ہیں

زندگی وقف نہیں دین کی خاطر جن کی
ایسے انسان بھی کیا خاک جیا کرتے ہیں

کیا غضب ہے کہ محمدؐ کی وہ امت ہو کر
ابن مریم کو سدا زندہ کہا کرتے ہیں

اے خدا کھول دے آنکھیں تو مسلمانوں کی
ان کو آجائے نظر یہ کہ وہ کیا کرتے ہیں

جسنے دجال کے پنجہ سے چھڑایا ان کو
ایسے محسن سے یہ کیوں جور و جفا کرتے ہیں

کر کے تکذیب یونہی مرسل ربانی کی
اپنا اسلام سے پیوند جدا کرتے ہیں

ایسے جاہل ہیں کہ کچھ عقل میں آتا ہی نہیں
ہم بلاتے ہیں تو یہ دور ہٹا کرتے ہیں

کیسی تعلیم ہے اے پیارے مسیحا تیری
گالیاں سُن کے بھی ہم ان سے دعا کرتے ہیں

آؤ لوگو کہ اسی در سے شفا پاؤ گے
ایک مدت سے یہی ہم تو ندا کرتے ہیں

دور مرکز سے جو لاہور میں جا بیٹھے ہیں
کوئی پوچھے تو یہی اُن سے وہ کیا کرتے ہیں

کون کہتا ہے وہ کرتے ہیں اشاعت دیں کی
وہ تو دن رات خلافت کا گلہ کرتے ہیں

خاک ہو جاتے ہیں سر کر وہ اسی دنیا میں
بُغض کی آگ میں جو لوگ جلا کرتے ہیں

یاالٰہی ہمیں ہر شر سے بچائے رکھنا
تیری درگاہ میں ہر وقت دعا کرتے ہیں

ہے یقیں ہم کو کہ رسوا نہ کبھی ہونگے وہ
دین احمدؐ پہ جو جان اپنی فدا کرتے ہیں

رسالہ احمدی کے گذشتہ سال ۱۲ نمبر نکل چکے ہیں۔ ایک بلجم ثانی دوسرا بحر حقیقت۔ اب خدا کے فضل سے وہ بھی کاتب کو لکھنے کے لئے دیا گیا ہے۔ اور "النبوت فی الاحادیث" نام کا زیر دست رسالہ جو اخویم قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری کی رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ جلد شایع ہو گا۔

تبلیغ رسالت جلد سوم کی کاپیاں لکھی گئی ہیں۔ صرف چھپائی باقی ہے۔ امید ہے کہ عنقریب الاسلام مشین پریس قادیان

…میاں … کی طبع کا جلد انتظام ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء

خامہ را بارِ دگر قط زدہ ام

اللہ تعالیٰ کی نہاں در نہاں مصلحتوں کے ماتحت ۷ نومبر سنہ ۱۹ء کے بعد اب تک فاروق نہ نکل سکا۔ بے شک ناظرین کرام کو بہت تکلیف ہوئی۔ مگر جو رنج خود مجھے ہوا۔ سوائے علیم بذات الصدور کے اور کون جان سکتا ہے۔ اس عرصہ میں میں نے لاپروائی اور غفلت سے ہرگز ہرگز کام نہیں لیا بلکہ کاتب کی تلاش رہی۔ اس کے لئے بہت سے خطوط باہر لکھے۔ پیشگی روپیہ بھی دینا چاہا۔ مگر دارالامان کا آب و دانہ سعادتمندوں ہی کو نصیب ہو سکتا ہے آخر اب خدا خدا کر کے کاتب ملا۔ اور وہ بھی یہیں تیار کیا گیا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے امید ہے کہ آئندہ فاروق باقاعدہ شایع ہوتا رہیگا ؛

معزز خریداران اخبار کا حساب ماہ مارچ سے شروع ہوگا۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے۔ جب حق نے باطل پر کھلی کھلی فتح پائی۔ اور جماعت میں اختلاف و فساد ڈالنے والوں کا قلع قمع ہوگیا۔ اور وہ یہاں سے بوریا بستر باندھ کر جانے پر مجبور ہوئے۔ انخرج منہ الیزیدون الامام کی صداقت پر مہر کر گئے۔ یہی وہی مبارک مہینہ ہے۔ جس میں جماعت کی ایک نئی زندگی کا آغاز ہوا۔ اور خدا کے فرستادہ کا نام اس کے موعود محمود ایدہ اللہ الودود کے ذریعے اکناف عالم میں پھیلنے لگا ؛

فاروق خدمت کے لئے کمربستہ ہے۔ اور وہ اس میں بڑھ بڑھ کر حصہ لینا چاہتا ہے۔ موجودہ سال کا جو پروگرام ہے۔ اس کے متعلق زبانی جمع خرچ سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ آپ دیکھینگے کہ خدا کے فضل و کرم سے بہترین تبلیغی مصالحہ آپ کے لئے مہیا کیا جائیگا۔ اس کو مفید اور عام بنانا یہ آپ صاحبوں کا کام ہے۔ یعنی جتنی بھی اس کی اشاعت بڑھیگی اسی قدر ہمارے لئے کام میں سہولت ہوگی اور ہم دلجمعی کے ساتھ مضامین لکھیں گے۔ لیکن اگر اس کے اخراجات ہی کی فکر دامنگیر رہی۔ اور آمد خرچ کے برابر نہ رہی۔ تو پھر باقاعدگی میں فرق آنے کا احتمال ہے۔ اور ہمیں افسوس ہوگا۔ کہ اپنے ادائے فرض سے قاصر رہے جا رہے ہیں اس دفعہ کاغذ بھی وہ لگا دیا گیا ہے۔ جو اس وقت بہترین قسم کا مل سکتا ہے۔ حجم بھی ۱۲ صفحے کر دیا ہے۔ توفیق سے یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ فاروق کا یہ دور بہت سی خدمات دین ادا کرے گا۔ واللہ الموفق

ہندو مسلم اتحاد اور مسئلہ گاؤ کشی

آج کل ہندوستان میں ہندو مسلم اتحاد کی ایک لہر چل رہی ہے۔ اس میں مسلمانوں نے کیا فائدہ اٹھایا۔ یا اٹھائینگے یہ تو ہمیں معلوم نہیں آنے والا زمانہ خود بتا دے گا۔ البتہ ہندو بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ گاؤکشی کے بارے میں بعض مسلم لیڈروں نے تحریک کی ہے کہ نہ کی جائے اس کے متعلق اخبار ہمدم لکھنو کی رائے قابل ملاحظہ ہے

ہم اپنے سابق مضمونوں میں دکھا چکے ہیں۔ کہ مسلمان من حیث القوم دنیا میں خالص توحید کی اشاعت کے حامل ہیں۔ اور اس امانت الٰہی کی نگہداشت میں ان کو ”شرک جلی“ و ”شرک خفی“ دونوں سے بچنا پڑتا ہے۔ چنانچہ زمانہ سابق میں مسلمان حملہ آوروں کے ہاتھوں مصر کے مندروں۔ ایران کے آتش خانوں ہندوستان کے بتوں وغیرہ کو اگر کچھ صدمات پہنچے۔ تو اس کا یہی باعث تھا۔ کہ وہ ان چیزوں کو خالص توحید کے راستہ میں حائل پاتے تھے۔ اور صرف خدا واحد قادر و ذوالجلال کی عبادت پر توجہ دلانے کیلئے ہر ایک فرضی قوت یا مصنوعی چیز کی حقیقی کمزوری لوگوں پر عیاں کر دینی چاہئے تھے۔ ممکن بلکہ اغلب ہے۔ کہ یہ پاکیزہ جذبہ اشاعت توحید بعض لوگوں میں حد اعتدال سے بڑھ گیا ہو۔ اور انہوں نے ضرورت سے بہت زیادہ سختی کا برتاؤ کیا ہو۔ لیکن ہر مسلمان پر خالص توحید کی اشاعت اس کے مذہب کی رو سے فرض کی گئی ہے۔ اور اگر کسی فرقہ کی طرف سے مخلوقات میں کسی جاندار یا بے جان چیز سے وہ قوتیں منسوب کرنے پر اصرار کیا جائے۔ جو صرف خدائے واحد کا حق ہیں۔ تو اس وقت مسلمانوں کا فرض یہ ہوگا۔ کہ ان لوگوں کے عقاید کی غلطی ان پر عیاں کریں اور اپنے دامن کو شائبہ شرک سے ملوث نہ ہونے دیں۔ یہ لحاظ نفس مسلمانوں کی مسئلہ گاؤکشی میں ہندو بھائیوں کے عقاید مذہبی کے سراسر برخلاف آ کر پڑتی ہے۔ اور قدیم مصر کے بیل ”اگو سلہ سامری“ کی طرح ”ہندوستانی بچھڑے“ کی قربانی ان پر خاص طور سے واجب ہو جاتی ہے ؛

اتنا لکھنے کے بعد اخبار ہمدم نے یہ لکھا ہے۔ کہ مذہبی پہلو کو نظر انداز کر کے (اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوگا۔ کہ خدانخواستہ لامذہب ہو کر ۔ فاروق) اقتصادی پہلو سے یہ مسئلہ حل ہونا چاہئیے۔ مگر ہم معزز اخبار ہمدم سے عرض کریں گے۔ کہ اقتصادی پہلو سے اس مسئلہ کو دیکھا جائے۔ تو گائیوں کی بجائے بھینس پالنے میں دودھ گھی کا زیادہ فائدہ ہے خدا جانے اس فائدہ کو کیوں نظر انداز کر دیا جاتا ہے ؛

الغرض اگر بنظر غایر دیکھا جائے۔ تو اس میں مسلمانوں کا کچھ قصور نہیں۔ ان کے مذہبی احکام سراسر انصاف پر مبنی ہیں۔ ایک مسلم اپنے مذہب پر دیانتداری سے عمل کرے تو وہ کسی کی دل آزاری کا مرتکب نہیں ہوتا۔ یوں کوئی اپنے دل کو ایسا نازک بنائے۔ کہ اسے اذان کے پُر اثر اللہ اکبر جلال و عظمت ظاہر کرنے والے کلمات سے بھی تکلیف ہو تو الگ بات ہے ؛

اس سلسلہ میں ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ہندو مسلمانوں سے اپنے مذہب کے ایک امر جائز کو چھڑانا چاہتے ہیں۔ تو مقابل میں انہیں کم از کم ایک ایسی بات چھوڑنی چاہیئے۔ جو خود ان کے مذہب میں بھی جائز نہیں ہو سکتی۔ یعنی خدا کے راستبازوں کی عیب چینی اس کے پاک کلام کی بے ادبی اگر وہ اتنا نہیں کر سکتے۔ تو مسلمانوں پر زور دینے میں حق بجانب نہیں ہو سکتے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا خدا پرست عقل سے کام نہیں لیتے

دیو سماج کے آرگن جیون تت میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں خدا پرستوں پر حسب معمول حملہ کیا گیا

ہے - تعجب ہے - کچھ لوگ دنیا میں ایسے بھی ہیں - جو خداوند زمین و آسمان سے تو انکار کرتے ہیں - اور ایک اپنے جیسے بشر کے سامنے سربسجود ہوتے ہیں - ان کے اعتراض ایسے بودے اور نکمے ہیں - کہ جواب دینے کی بھی چنداں ضرورت نہیں ہوتی - بغیر کافی مطالعہ کے کسی کے مذہب پر حملہ جائز نہیں - اب یہ مضمون دیکھئے - جس کا کہ عنوان ہے کیا انسانیت کے لئے خدا کے جھوٹے یقین کو چھوڑ دینا نقصان دہ ہے - یا بے حد فائدہ مند" - اس میں مضمون نگار نے یہ عبارت بھی لکھی ہے :-

خدا قرآن میں فرماتا ہے :-

یہ (قرآن) کوئی بنائی ہوئی بات تو ہے نہیں بلکہ جو آسمانی کتابیں) اس (کے نزول) سے پہلے (موجود) ہیں - ان کی تصدیق (کرتا) ہے - اور اس میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان والے ہیں ہر چیز کا تفصیلی بیان اور ہدایت اور رحمت ہیں " (دیکھو قرآن مجید مترجمہ شمس العلما مولوی حافظ نذیر احمد صاحب ایل - ایل - ڈی - سورۃ یوسف ۱۲ صفحہ ۳۵۳)

پھر لکھا ہے :-

"(اے پیغمبر) ہم نے تم پر (یہ) کتاب نازل کی ہے - (جس میں) ہر چیز کا بیان (شافی) ہے" (دیکھو ایضاً سورۃ نحل صفحہ ۵۰۹)

نوٹ - مذکورہ بالا اقتباسوں میں جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے - وہ توجہ سے پڑھے جانے کے قابل ہیں -

ایسی تعلیم کا لازمی نتیجہ

چونکہ خود کہلانے والے اس خدا کی طرف سے ایسا یقین دلایا گیا ہے - کہ جسے لاکھوں لوگ ناممکن الخطا یقین کرتے ہیں - اس لئے یقیناً خدا پرست الہامی کتابوں کے خلاف یا ان کے غیر مطابق کسی علم کو برداشت نہیں کر سکتے "

ملاحظہ فرمائیے - کہ خود بخود یہ سمجھ لیا گیا ہے - کہ مسلمان قرآن مجید کو اندھا دھند اور بغیر دلیل کے مانتے ہیں - حالانکہ یہ بات صرف قرآن مجید ہی میں ہے - کہ جس بات کا وہ حکم دیتا ہے - اس کی عقلی دلیل بھی ساتھ دیتا ہے - کیا ہمیں یہ بتایا جائے گا کہ قرآن مجید میں کونسی بات بے دلیل ہے - تا کہ ہم معترض کو بتا سکیں - کہ قرآن مجید تو بصائر للناس ہے - البتہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا - کہ ہزاروں اشیا ایسی ہیں جو عقل سے خارج تو نہیں - مگر عقل سے بالا ہیں - اور ان کے سمجھنے اور جاننے کے لئے یہ حواس کافی نہیں - اور اس کا اقرار خود دیو سماجی صاحب کو کرنا پڑے گا -

نیز جب یہ امر ثابت ہو جائے - کہ اس کائنات کا پیدا کرنے والا ایک ہے - اور وہ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے کلام نازل فرماتا ہے - تو پھر اس میں ناممکن الخطاء ہونے میں کیا شک رہ سکتا ہے -

---

دارالعوام میں سرگرم بحث

مسٹر لائیڈ جارج نے بیان کیا کہ مجلس مصالحت نے سود و زیاں کے پہلوؤں پر خوب غور کر لیا ہے تمام مشکلات اور خطرات کا اندازہ کر لیا ہے - ان امور پر غور کرنے کے بعد مجلس مصالحت نے فیصلہ کیا ہے - کہ مشترکہ مقصد حاصل کرنے کے لئے مناسب یہی ہے - کہ ترکوں کو قسطنطنیہ میں رہنے دیا جائے - اپنے دو وعدوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جن کا کہ مخالفین اس قدر چرچا کر رہے ہیں - مسٹر لائیڈ جارج نے کہا - کہ پہلا وعدہ کہ باسفورس کے دروازوں پر کوئی اور محافظ ہونا چاہئیے - اور لفظاً اور معناً پورا ہو گا - دوسرا وعدہ جنوری ۱۹۱۸ء کی ایک تقریر میں تمام پارٹیوں کے ساتھ صلاح و مشورے کے بعد دیا گیا تھا - اس میں کہا گیا تھا - کہ اتحادی ترکی سلطنت کے قیام اور اس کے دارالخلافہ قسطنطنیہ کی مخالفت میں لڑائی نہیں کر رہے - بشرطیکہ بحیرہ روم اور اسود کو غیر جانبدار بنا کر بین الاقوامی کر دیا جائے - اور عرب ارمینیا - عراق عرب - شام اور فلسطین کی علیحدہ قومیتوں کو تسلیم کیا جائے یہ اعلان کافی غور کے بعد حتمی اور صاف صاف کیا گیا تھا اس کا فوری اثر یہ ہوا - کہ ہندوستان میں بھرتی کا کام زور شور سے شروع ہو گیا - اور قریباً ۱۵ لاکھ آدمی بھرتی ہو گئے برطانیہ اس مدد کے بغیر ٹرکی کو فتح نہ کر سکتا تھا - اگر برطانوی وعدوں پر اعتبار جاتا رہے - تو اس سے بڑھ کر اور کوئی بات ایشیا میں برطانوی اقتدار کو نقصان پہنچانے والی نہیں ہو سکتی ؎

آئندہ شرائط

آگے چل کر مسٹر لائیڈ جارج نے کہا - کہ جب ٹرکی کے متعلق شرائط شائع ہو جائینگی - تو ترکوں کے دوستوں کو معلوم ہو گا کہ انہیں اپنی بے وقوفی اور برے افعال کی سخت سزا بھگتنی پڑی ہے - ان کی نصف سے زیادہ سلطنت ان کے قبضہ سے نکل جائے گی - ان کا دار لخلافہ اتحادی توپوں کی زد میں ہو گا - اور اس کی بری اور بحری افواج اور اقتدار بھی خاک میں مل جائے گا "باب" کی محافظت سے ٹرکی کو سبکدوش کر دیا جائے گا - قلعوں کو مسمار کر دیا جائے گا - اور "باب" کے قریب قریب ٹرکی کو فوج رکھنے کی اجازت نہ ہو گی ؎

ہمارے جائز مقاصد

ٹرکی سے صلح کے متعلق ہمارا بڑا مقصد آئندہ کی آزادی عثمانی دور حکومت سے تمام غیر ترک قوموں کی آزادی اور ترکی قوموں کے لئے ترکی حکومت خود اختیاری ہے - لیکن قلیل التعداد طبقوں کے لئے حفاظت کا سامان ہونا چاہئیے - دوسرے ترکوں کو ان اراضیات کی ترقی کو بند کرنے کے اختیارات سلب ہونے چاہئیں جو ایک زمانے میں بحیرہ روم کے لئے اناج کے ذخائر مہیا کرتی تھیں - غیر ترک اقوام مثلاً - یونانی - ارمنی - کرد - عرب وغیرہ کی جہاں کہیں بھی زیادتی ہے - وہاں ترکی حکومت کا خاتمہ ہونا چاہئیے ؎

حق بلیٹین

ناظرین - آپ آج سے ہی فاروق کی ترقی اشاعت میں پوری کوشش شروع کر دیں - اور جدید خریدار عطا فرما کر اس کی حیات کو قائم کریں - مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

القرآن فی رمضان

یہ اس درس کے نوٹ ہیں ۔ جو مکرم حافظ روشن علی صاحب نے اس ماہ رمضان میں دیا ۔ یہ سنتے وقت قاضی اکمل صاحب نے لکھے ہیں ۔ نظر ثانی نہیں ہو سکی ۔ تاہم ہم امید کرتے ہیں ۔ کہ اس میں معارف وحقایق قرآنیہ کا ایک کثیر حصہ ہے ۔ اور احباب کرام اس سے فایدہ اٹھاینگے پہلا ورق ۲۷ نومبر ۱۹۱۹ء کے فاروق کے ساتھ شایع ہو چکا ہے

پارہ ۲ رکوع ۶

۴۵ ۔ اس رکوع میں الحر بالحر صرف ابطال رسم کے لئے آیا ہے ۔ ورنہ اصل مقصود القصاص فی القتلیٰ سے حاصل ہے ۔ رسم یہ تھی ۔ کہ غلام کو اگر حر قتل کر دے ۔ تو اس کے بدلے میں اسے قتل نہ کرتے تھے :۔

۴۶ ۔ الوصیۃ للوالدین یہ آیت منسوخ نہیں ہے بلکہ اس میں اشارہ ہے ۔ اس وصیت یعنی حکم الٰہی کی طرف جو دوسری جگہ مذکور ہے ۔ جس میں وارثوں کے حصے بتائے ہیں :۔

۴۷ ۔ تختانون انفسکم ۔ نفسوں کا حق نہیں دیتے تھے ۔ (ب) ماکتب اللّٰہ لکم ۔ ولد صالح ۔ محض شہوت رانی مقصود نہ ہو ۔ اس رکوع میں وعلی الذین یطیقونہ پر بحث ہے ۔ یہ آیت منسوخ نہیں ۔ اس کے کئی معنے کئے گئے ہیں (۱) جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں ۔ صدقہ فطر بھی دیں ۔ (ب) یہ ہمزہ سلب کا ہے ۔ یعنی جو طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں (ج) لا مقدر ہے جیسے تاللّٰہ تفتؤ تذکر اے لا تفتؤ ۔ مراد اس سے بوڑھی حاملہ ۔ دودھ پلانے والی عورت اور دائم المریض :۔

(رکوع ۸)

۴۸ ۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ۔ یعنی چندہ سے پہلو تہی کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو ۔ پس یہ آیت بڑے بڑے کاموں سے بچنے کے لئے نہیں ہے ۔ جیسا کہ عام طور پر ایسے ہی مواقع میں پڑھی جاتی ہے ۔ بلکہ بڑے بڑے کاموں میں پڑنے کی تحریک کرتی ہے ۔ کہ ان سے بچاؤ نہ چاہو ۔ کیونکہ ایسا کرنے کا نتیجہ ہلاکت ہے :۔

(رکوع ۹)

۴۹ ۔ فاذکروا اللّٰہ کذکرکم آباءکم ۔ کوئی شخص اپنے باپ کو دو نہیں کہتا ۔ ایک ہی کہتا ہے ۔ پس ایسے ہی تم خدا کی وحدانیت پر جمے رہو ۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ۔ حج مقررہ دنوں میں ہوتا ہے ۔ اور عمرہ کے لئے جب کوئی چاہے جا سکتا ہے :۔

۵۰ ۔ ادخلوا فی السلم کافۃً ۔ یعنی ہر قدم فعل حرکت سکون اسلام کے احکام کے مطابق ہو ۔ یہ نہیں کہ زبان کلمہ پڑھے ۔ اور ہاتھ پاؤں کلمہ کے خلاف کاروائی کرتے ہوں ۔

۵۱ ۔ کان الناس امۃً واحدۃ اس کے آگے فاختلفوا محذوف ہے ۔ جیسا کہ گیارھویں پارہ میں تصریح کی ہے دوسری دلیل اس سے آگے ہے کہ فیما اختلفوا فیہ

۵۲ ۔ ما انفقتم من خیر ۔ جو تم خرچ کرو وہ بہتر اور مال ہونا چاہیئے :۔

۵۳ ۔ قل العفو جو بچ رہے ۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مومن کو چاہیئے ۔ کہ وہ کچھ بچایا کرے ۔

۵۴ ۔ باللغو فی ایمانکم ۔ لغو قسمیں دو طرح ہیں ۔ (۱) عادت کے طور پر (۲) غلط فہمی سے کسی خلاف واقعہ امر پر قسم کھائے :۔

۵۵ ۔ الطلاق مرتٰن ۔ تین طلاق کے بعد بغیر اس کے کہ پہلے کسی اور کے نکاح میں جائے ۔ پھر مرضی سے وہ طلاق دے ۔ نکاح جائز نہیں ۔ پس اس پشیمانی سے بچنے کے لئے مسلمانوں کو چاہیئے ۔ کہ بوقت ضرورت وہ ایک طلاق دیا کریں ۔ کیونکہ ایک طلاق سے بھی عورت جدا ہو سکتی ہے ۔ تین کی ضرورت ہی کیا ہے ۔ کہ اگر بعد میں اپنی غلطی ظاہر ہو ۔ تو رجوع تو ہو سکتا ہے :۔

۵۶ ۔ والصلوٰۃ الوسطیٰ وہ نماز جو کاموں کے درمیان آجائے ۔ اس کا خصوصیت سے خیال رکھو :۔

۵۷ ۔ رجالاً ۔ جمع راجل ۔ یا پیادہ

۵۸ ۔ قرضاً حسناً ۔ دل کی خوشی سے محض اللّٰہ کے لئے دینا قرض حسن کہلاتا ہے ۔

۵۹ ۔ ان یاتیکم التابوت ۔ یہ اس کی سلطنت کی نشانی بتائی مخالفین نے صندوق جس میں کتاب الٰہی تھی ۔ ایک چھکڑے پر لاد کر واپس کر دی ۔ جسے خدا کے فرشتے اپنی رہنمائی میں لے آئے دوسرے معنے تابوت کے دل کے لئے گئے ہیں ۔ یعنی خلافت حقہ کے قیام پر دلوں میں ایک سکینت ہو جاتی ہے ۔

۶۰ ۔ بنھر میرے شیخ نے نہر کے معنے فراخی کے بھی کئے ہیں

۶۱ ۔ وانک لمن المرسلین ۔ تیرے ساتھ بھی ایسے حالات پیش آنے والے ہیں ۔

پارہ سوم

۶۲ ۔ منھم من کلم اللّٰہ ۔ کلام تو تمام رسولوں سے ہوتا ہے ۔ پس یہاں شریعت مراد ہے ۔ (ب) کلمہ اللّٰہ سے مراد یہ ہے ۔ کہ کلام کا معجزہ دیا جاتا ہے ۔ جیسے رسول کریم اور مسیح موعود کو ۔

۶۳ ۔ لا بیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعۃ ۔ عام مراد نہیں بلکہ مخصوص ۔ جیسا کہ دوسری آیات میں تخصیص کر دی گئی کہ بعض بیع اور خلتیں اور شفاعتیں مقبول ہیں ۔

۶۴ ۔ کرسیہ ۔ علمہ

۶۵ ۔ یخرجھم من الظلمٰت ۔ اس کی نظیریں آگے دی ہیں ۔ کہ خدا اپنے مومنوں کو کس طرح شبہات سے نجات دیتا اور نور کی طرف راہنمائی کرتا ہے ۔ اور کافر شبہات میں پڑتے جاتے ہیں ۔ چنانچہ کافر کو جواب نہ بن آیا ۔

۶۶ ۔ مر علیٰ قریۃ ۔ یہ بستی یورشلم تھی جو سو سال کے بعد آباد ہوئی ۔ (ب) ثم بعثہ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے فرمایا ۔ کہ اسی دنیا میں مبعوث کرنا مراد نہیں ۔ دوسرے معنے اماتہ اللّٰہ اناماہ اللّٰہ ۔ یعنی رویا کے اندر سو سال گذر گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ سو سال کس قسم کے تھے؟ اس کا جواب دیا - کہ طعام وشراب اس میں متغیر نہیں ہوتے -

۶۷ - فصرھن الیک - املھن الیک

۶۸ - طل - شبنم - پھوہار - چند موٹے موٹے قطرے بارش کے ۔

۶۹ - الخبیث - ناکارہ - حرام - پلید

۷۰ - یعدکم الفقر، خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے ہزاروں وسوسے ڈالتا ہے - کہ یہ خرچ وہ خرچ ہے - البتہ برا کام ہو - تو پھر سب کچھ بھول جاتا ہے -

۷۱ - اس سورت میں خدا نے اپنے وہ اوصاف بتلائے ہیں جو مسیح میں نہیں پائے جاتے - مثلاً زندہ ہونا - دوسروں کی زندگی کے قیام کا موجب - غالب - منتقم - غیب دان - دوسرا یہ بتایا - کہ محکمات کو متشابہات پر مقدم رکھنا چاہیئے - پادریوں نے ایسا نہ کیا تو غلطیوں میں پڑے

۷۲ - رای العین - یعنی تھے تو سہ چند مگر دکھائی دیتے تھے - مومن ۳۱۳ کفار ہزار سے زیادہ -

۷۳ - ومن اتبعن - مسلمان کہلانے والے کو اس پر غور کرنا چاہیئے - نبی کریم کے اعلان کو خود ہی نہ جھٹلائیں

۷۴ - کھیئۃ الطیر - پرندوں کی شکل ہر انسان بنا سکتا ہے - اور اس میں پھونک بھی مار سکتا ہے - ایسے کہ وہ جانور بن جائے - یہ اللہ کے اذن سے ہی ہو سکتا ہے - چنانچہ جس طرح لاٹھی کا سانپ بن گیا - - اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے - دوسرے معنے سعادت مندوں کو بلند پرواز بنانا -

۷۵ - ابری الاکمہ - نماز کوری والے کو شفا دیتا ہے

الابرص (پھلبہری والے)

۷۶ - احی الموتی - جاہل کو عالم بنانا - کافر کو مومن بنانا - یہ سب محاورات قرآن میں موجود ہیں - قریب المرگ یا یوس العلاج مریضوں کو اچھا کرنا - دیکھو بخاری کتاب الجنائز اقنوا موتاکم یا سین - موتاکم کے معنے اس حدیث میں قریب المرگ ہیں

۷۷ - بما تاکلون - معلوم ہوا - کہ مسیح کو عظیم الشان خبریں نہیں دی گئیں -

۷۸ - بعض الذی حرم علیکم - جو شرارت کی وجہ سے ان پر حرام کی گئیں تھیں - ان کو پھر سے حلال کر دیا

۸ پارہ رکوع ۵ - ۴ پارہ ۱۸ رکوع

۷۹ - ان الھدی - ایک تو شریعت مل جائے - دوم حجت ملزمہ یعنی مباہلہ و دلائل میں غلبہ تو یہ نشان استہار ہے -

۸۰ - ثم جاءکم رسول - بعض لوگ اس آیت کو نبی کریم سے خاص کہتے ہیں - کہ ان کے بارے میں معاہدہ ہے - مگر میرے نزدیک یہ ہر رسول کے متعلق ہے - کیونکہ دوسرے مقام پر منک ومن نوح آلایۃ فرما کر بتادیا کہ معاہدہ نبی کریم سے بھی لیا گیا تھا -

چوتھا پارہ شروع ہوا

۸۱ - مما تحبون - محبوب کو پانے کے لئے محبوب کو چھوڑنا پڑتا ہے -

۸۲ - تبغونہا عوجا - اس راستہ کے لئے ٹیڑھا پن تلاش کرتے رہتے ہو -

۸۳ - فیکم رسولہ رسول سے مراد قرآن شریف بھی ہے - (۲) نبی کریم ہمارے اندر اس طرح سے زندہ موجود ہیں - کہ ان کا فیضان جاری ہے - ہمارے لئے تو بروز کامل مسیح موعود کی وجہ سے یہ آیت بالکل حسب حال ہے -

۸۴ - الی الخیر - وقتی ضرورت کے مطابق نیکی کی طرف

۸۵ - الا بحبل من اللہ - خدا کے دین پر آجائیں - یا یہودیت کے سوا کوئی اور مذہب پسند کر لیں -

۸۶ - المسکنۃ ظاہری دولت خواہ ہو - بوجہ اپنی سلطنت نہ ہونے کے اپنی حفاظت آپ نہیں کر سکتے

۸۷ - لیسوا سواء - یہ ان اہل کتاب کا ذکر ہے جو اسلام لے آئے -

۸۸ - اذلۃ - تھوڑے بے ساز و سامان - بدر اشارہ ہے - کہ مسیح موعود چودھویں کا چاند ایسی حالت اذلۃ میں تمہارا ناصر ہوگا -

۸۹ - عرضہا - عرض کے معنے قیمت بھی ہے - دنیا چھوڑو تو جنت ملیگی

۹۰ - فی السراء والضراء - خوشی کے موقع پر بھی خیرات کرتے ہیں (عید فطر) اور تنگی کے وقت بھی صدقہ خیرات سے جی نہیں چراتے -

۹۱ - ویتخذ منکم الشھداء - تم میں سے اچھے نمونے بنائے -

۹۲ - ربیون - امام - اولیا - مقربان الٰہی - مومنین

۹۳ - وما استکانوا - ما طلبوا کونا غیر ما کانوا فیہ -

۹۴ - فتوکل علی اللہ - مشورہ ایک حد تک ہوتا ہے پھر کام کرنا چاہیئے - اگر کوئی شخص اس بحث میں پڑا رہے - کہ میں اپنے باپ کا بیٹا ہوں یا نہیں - تو وہ وارث کس دن ہوگا -

۹۵ - ھم درجات - جس طرح سیڑھی بالاخانہ پر پہنچنے کا ذریعہ ہے - اسی طرح اولیا انبیاء کے ذریعے خدا تک پہنچا جاتا ہے -

۹۶ - لقد من اللہ - نبی کی بعثت ایک احسان ہے پس مسلمان کیوں مسیح موعود کے انہی میں سے نبی اللہ ہونے کو برا مانتے ہیں - نبی کا کام بتا دیا - کہ شریعت لانا نہیں بلکہ تزکیہ نفس اور نشانات

۹۷ - بقربان تاکلہ النار - سوختنی قربانی یعنی اسے منسوخ کرتے ہو - اور ہمارا دین اسی پر ہے پس تم رسول صادق نہیں ہو سکتے -

۹۸ - بما اتوا - جو انہوں نے کیا

۹۹ - قیاما وقعودا وعلی جنوبہم - علاوہ ظاہری معنوں کے آسودہ حال اور تنگ حال بیمار بھی مراد ہو سکتی ہے

۱۰۰ - توفنا مع الابرار - نیکوں میں سے کر کے مع کے معنے من

۱۰۱ - لاکفرن عنہم سیئاتہم - اس میں شیعہ کا رد موجود ہے -

۱۰۲ - للذکر مثل حظ الانثیین - مردوں کا حصہ اس لئے عورتوں سے دگنا ہے - کہ مرد اپنے علاوہ اوروں کے بھی نان و نفقہ کے ذمہ وار ہوتے ہیں - اور عورتیں تو اپنا خرچ مرد سے لیتی ہیں - اس لئے دراصل برابر ہی ہو گیا ۔ یدخلہ نارا"

۱۰۳ - عورتوں کو حقوق وراثت نہ دینے والے اس عذاب سے ڈریں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے مجدد اور ثناء اللہ کے مجدد

مندرجہ ذیل مضمون مخدومی مکرمی جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب احمدی ملک التجار سکندر آباد دکن نے انجمن احمدیہ حیدر آباد کے سالانہ جلسہ پر پڑھا تھا۔ جس میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کے عقاید متعلقہ مجددین کی تردید اور ربانی مجددین کی تائید کی گئی ہے چونکہ یہ مضمون تبلیغ حق کے واسطے نہایت مفید ہے اس لئے ہم اپنے ناظرین فاروق کی دلچسپی اور عام خلائق کی بہتری کے لئے اس کو فاروق میں طبع کرتے ہیں۔ اور انشاء اللہ یہ مضمون چونکہ سیٹھ صاحب ممدوح کے چیلنج کا ضمیمہ یا تکملہ ہونے کے قابل ہے۔ اس لئے شاید علیحدہ بصورت ٹریکٹ بھی شایع کیا جائے گا۔ ایڈیٹر

قریباً دو سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ کہ خاکسار نے اس ہی انجمن احمدیہ کے تیئیسویں سالانہ جلسہ کے موقع پر اپنا ایک تحریری مضمون بنام ایک چیلنج حاضرین مجلس کو پڑھ کر سنایا تھا۔ اور بعد میں اس کو ایک رسالہ کی صورت میں چھپوا کر بھی تقسیم کیا جس میں حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نسبت اس چودھویں صدی کے مجدد و مسیح موعود و مہدی موعود و نبی و رسول ہونے کے دعوے کو قرآن شریف و احادیث صحیح و عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کر کے یہ بتلایا تھا۔ کہ حضرت میرزا صاحب کا ظہور اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی برحق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عین وعدوں کے مطابق ہوا ہے اس لئے آپ کا انکار خود اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلعم کا انکار ہے۔

جس طرح ہم اس جہان میں دیکھتے ہیں۔ کہ کسی بادشاہ کے مقرر کردہ حاکم کا انکار خود اس بادشاہ کا انکار ہے۔ اور یہ بادشاہ ہی کا اختیار ہے۔ کہ وہ اپنی سلطنت کے انتظام کے لئے جس کو لائق سمجھے اور جہاں سے چاہے وہاں سے کسی کو منتخب کر کے اپنی رعایا پر حاکم مقرر کر دے۔ اور رعایا کو یہ حق ہرگز حاصل نہیں۔ کہ اپنے گمان سے اس کو جھوٹا یا نالائق شخص سمجھ کر اس کی مخالفت کرے۔ اگر ایسا کوئی کرتا ہے۔ تو وہ باغی قرار پا کر سزایاب ہوتا ہے۔

اسی طرح یہ اللہ تعالیٰ ہی کا اختیار ہے۔ کہ اپنے بندوں کی راہنمائی کے لئے انہیں میں سے جس کو لائق سمجھے اور جہاں سے چاہے۔ وہاں سے منتخب کر کے اپنا مامور مقرر کر دے اور خدا کا ایسا خاص مصلح نبی یا رسول یا خلیفہ یا مجدد یا امام یا بشیر یا نذیر وغیرہ ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور جو لوگ اپنے گمان سے اس کے دعوے و دلایل کو غلط سمجھ کر اس کا انکار کرتے ہیں۔ وہ شریعت کے رو سے کافر و جہنمی قرار پاتے ہیں :

دوسری یہ ایک ضروری بات خوب سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ گو دنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو جھوٹ بولا کرتے ہیں۔ مگر وہ ایک الگ امر ہے۔ اور یہ ایک الگ امر ہے۔ کہ کوئی شخص ایسا جھوٹا دعوے یا اعلان کرے۔ کہ میں بادشاہ کے حکم سے اس ملک کا حاکم قرار پایا ہوں۔ لہذا مجھے مانا جائے اور میری فرمانبرداری کی جائے۔ ورنہ تم باغی قرار پا کے سخت سزا پاؤ گے۔ ایسا زبردست دعوٰی سچے حاکم کے سوائے اگر کوئی دوسرا شخص کرنے کی جرأت بھی کرتا ہے۔ تو وہ یقیناً بہت ہی شریر ہوتا ہے۔ جس کو بادشاہ خود اس کا دشمن ہو کے ایسی سخت سزا دیتا ہے۔ کہ وہ دنیا سے یا سلطنت سے ہمیشہ کے لئے نابود ہو جاتا ہے۔ اور یہ بادشاہ ہی کا فرض ہے۔ کہ اگر اس کی سلطنت میں کوئی شخص جعلی حاکم بن بیٹھے۔ تو وہ اسے خود نابود کر دے۔ نہ کہ رعایا کا یہ فرض ٹھیرایا جائے۔ کہ جو حاکم ان پر مقرر ہو کر آئے۔ رعایا اس کے متعلق پہلے خوب تحقیق کر لیا کرے۔ جب تک ان کے گمان میں وہ لائق نہیں سمجھا جائے۔ تب تک نہ اس کو مانا جائے۔ نہ اس کی فرمانبرداری کی جائے۔

اسی طرح دینی معاملات میں سچے مدعی کے سوائے دوسرا کوئی بھی شخص ہرگز یہ جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی قسموں کے ساتھ خدا تعالیٰ پر یہ افترا کرے۔ کہ خدا نے اپنی وحی و الہام کے ذریعہ مجھے نبی یا رسول یا امام قرار دیا ہے۔ پس مجھے مانو۔ ورنہ کفر کی موت مرو گے۔ اور جہنمی قرار پاؤ گے۔ اگر کوئی شریر افترا سے ایسا عظیم الشان دعوٰی کرتا ہے تو یقیناً وہ کذاب مردود و ملعون ہے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں خدا کے غضب سے بڑی ذلت کے ساتھ معہ اپنے سلسلہ کے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب وغیرہ اور قرآن شریف میں اس بات کو کھل کر بتا دیا ہے۔ کہ جھوٹا مدعی تو درکنار۔ اگر ہمارا یہ سچا نبی یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہم پر کچھ جھوٹ بات بیان کرے۔ تو ہم اس کی رگ جان کاٹ کر ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔

دیکھو خدا کی غیرت کیسی جوش مارتی ہے۔ کہ اگر اس کا سچا نبی بھی کچھ جھوٹ بات بیان کرے (نعوذ باللہ) تو وہ اس کو ہلاک کر دے گا۔ تو پھر یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ کوئی جھوٹا شخص خدا کی شہادت کے ساتھ نبی یا رسول ہونے کا دعوٰی کرے۔ اور وہ ایک ایسا سلسلہ بھی قایم کرے۔ کہ جس کے پیرو دن رات اس کے نام سے مخلوق خدا کو گمراہ کرنیکا پیشہ اختیار کر لیں۔ مگر پھر بھی وہ قادر و قہار خدا خاموشی سے دیکھتا رہے۔ یہ ہرگز ممکن نہیں۔ نہ اس کی غیوری شان یہ گوارا کرتی ہے۔ اس لئے ہم کو چاہیئے۔ کہ جب کسی خاص وقت پر کوئی خدا کا نبی یا رسول یا ربانی امام مبعوث ہو کر اپنے دعوے کو معہ دلایل پیش کرے۔ تو اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اسے حسن ظن سے مان لیں اگر وہ جھوٹا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کی خبر لیگا۔ اور اپنے مقرر کردہ قانون کے مطابق خود اس کا دشمن ہو اس کو معہ اس کے سلسلے کے تھوڑے ہی عرصہ میں ہلاک و تباہ کر دے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کی نسبت فرمایا ہے۔ وان یک کاذباً فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم الآیۃ۔ پس اگر ہم خدا تعالیٰ کے اس قانون کے خلاف اس کو اپنے گمان سے کذاب سمجھ کر اس کا انکار کر دیں گے تو یقیناً ہم کافر و جہنمی اور قابل مواخذہ قرار پائیں گے :

البتہ خدا تعالیٰ کے ایک اور قانون سے بھی ہم کو واقف ہونا چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ اپنا نبی یا رسول یا ربانی امام اس زمانہ میں مبعوث کرتا ہے۔ جب کہ عام طور پر لوگ جاہلیت اور گمراہی میں مبتلا ہو کر اپنی اخلاقی اور روحانی حالت بگاڑ بیٹھتے ہیں۔ ایسے وقت میں خدا کے مصلح کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ وہ لوگوں کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لائے۔ اور ان کی اصلاح کرے۔ مگر جب کبھی بھی ایسا کوئی مصلح ظاہر ہو کر لوگوں کی گمراہی ان پر کھول دیتا ہے۔ تو ان کو بہت برا معلوم ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ وہ اپنی بگڑی ہوئی حالت خود نہیں دیکھ سکتے بلکہ وہ اپنی جاہلیت ہی کو بڑی عقلمندی سمجھتے اور اس مصلح ہی کو گمراہ یا دھوکے باز شخص سمجھ کر اس کی مخالفت کرتے اور اس کے دعوے و دلائل پر ہنسی اڑاتے اور ٹھٹھا کرتے ہیں - اور لوگوں کی یہ عادت مسلسل چلی آرہی ہے - اسی لئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے - یٰحسرۃً علی العباد مایاتیھم من رسولٍ الا کانوا بہٖ یستھزءون یعنی افسوس ہے ان بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آیا - تو انہوں نے ٹھٹھا ہی کیا ہے -

اب جب کہ ہم اس زمانہ کے لوگوں کی حالت دیکھتے ہیں تو دنیا کے اکثر لوگ دن رات دنیوی عیش و آرام کی طلب میں لگے ہوئے نظر آتے ہیں - اور دنیا کمانے کے لئے قسم قسم کے فسق و فجور میں مبتلا پائے جاتے ہیں - اگر کچھ دینی فرائض ادا کرتے بھی ہیں - تو اس میں کئی مشرکانہ رسومات و غلط عقاید شامل ہیں - دوسری طرف غیر قوموں کی حالت دیکھتے ہیں - تو کوئی انسان کی پرستش کرتا ہے - تو کوئی حیوان کی - کوئی حجر کی تو کوئی شجر کی - کوئی آگ کی کوئی پانی وغیرہ کی - پھر جب ہم مسلمانوں کی حالت دیکھتے ہیں تو وہ بھی ایک - اسلام کے کئی فرقے بنا بیٹھے ہیں - کوئی قبر کی پرستش میں لگا ہے - تو کوئی تعزیہ کی یا کوئی دیگر مشرکانہ عقاید میں گرفتار ہے - گو وہ تمام بظاہر کلمہ گو کہلاتے ہیں - اور قرآن شریف کو ماننے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں پھر بھی ان کے علماء ایک دوسرے کو کافر و مشرک قرار دیتے ہیں - اس طرح عام طور پر تمام جہان میں جاہلیت و گمراہی پھیلی ہوئی ہے - جس سے صاف ظاہر ہے - کہ یہ زمانہ خود پکار رہا ہے - کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کے مطابق کسی نبی یا رسول یا ربانی امام کو اس زمانہ میں مبعوث کرے - جس کے ذریعہ دنیا کی اصلاح ہو - سو الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے تو ایسا ہی کیا - مگر افسوس کہ اکثر لوگ - اپنی جاہلیت کی وجہ سے حق نہیں دیکھ سکتے - بلکہ اپنی جاہلیت ہی کو بڑی عقلمندی سمجھ کر اس پر اڑے ہوئے ہیں - اور خدا کے مصلح کو گمراہ یا جھوٹا شخص قرار دے کر دن رات اسی کی مخالفت میں لگے

رہتے ہیں - اسی لئے گذشتہ چند سالوں سے سارے جہان پر قسم قسم کے خطرناک آفات نازل ہو رہے ہیں - اور خدا تعالیٰ کا یہ ایک مقررہ قانون ہے - کہ وہ ہرگز ایسے خطرناک عذاب دنیا میں نازل نہیں کرتا - جب تک کہ اس کے پیشتر ایک مصلح کو مبعوث کر کے لوگوں پر حجت تمام نہ کرے - دیکھو وہ قرآن شریف میں فرماتا ہے - ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا - اور یہ آفات اسی طرح جاری رہینگے - جب تک کہ لوگوں کے دل نرم نہ ہوں اور وہ اپنی جاہلیت کو ترک کر کے حق کی طرف رجوع نہ کریں خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں جس عظیم الشان مصلح کو مبعوث کیا - وہ حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ السلام) ہیں - اگر آپ کا یہ دعویٰ سچا نہیں - تو بتلاؤ خدا تعالیٰ کے ظاہر کردہ قانون کے مطابق جوان عذابوں کے پیشتر ایک رسول مبعوث کئے جانے کی شرط ہے - وہ رسول کہاں ہے ؟ ورنہ قرآن شریف کی تکذیب لازم آتی ہے -

اسلام سے پیشتر کے قایم شدہ مذاہب میں جب فساد پیدا ہو جاتا تھا - تو خدا تعالیٰ پے در پے اپنے نبی اور رسول ان میں مبعوث کیا کرتا تھا - اسی طرح جب ان تمام مذاہب کو منسوخ کر کے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک ہی کامل کتاب تا قیامت قایم رہنے والے مذہب اسلام کی بنیاد ڈالی تو اس کے لئے بھی اس وقت یہ وعدہ فرمایا - وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم - یعنی وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے - کہ ضرور بالضرور انہیں زمین میں خلیفہ (یعنی دین کا جانشین) کرے گا - جیسا کہ ان لوگوں کو جانشین کیا - جو ان سے پہلے تھے - اور ضرور بضرور ان کے لئے ان کا دین مضبوط کر دے گا - جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پسند کیا ہے ؂

اور ایسے خلفا کا ظہور کب ہو گا - اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے ہمارے سردار حضرت رسول کریمؐ کی زبان مبارک سے یہ اعلان کروا دیا - کہ ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا - جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا - (ابوداؤد)

پس اللہ تعالیٰ اور آنحضرتؐ کے کھلے کھلے وعدوں کے مطابق ہر صدی میں ایسا خلیفہ یا مجدد وقت یا ربانی امام ظہور پذیر ہوتا رہا - اسی قانون و وعدے کے مطابق اس زمانہ میں بھی خدا کا مرسل مبعوث ہوا - اور جس طرح گذشتہ زمانہ کے لوگ اس زمانہ کے خلیفۃ اللہ سے مخالفت کرتے رہے ہے - اسی طرح اس زمانہ کے لوگوں نے بھی اس زمانہ کے خلیفۃ اللہ سے مخالفت کی اور کر رہے ہیں - کیونکہ جب خدا کا خلیفہ لوگوں کی جاہلیت اُن پر کھول دیتا ہے - تو سب سے زیادہ مخالفت مولوی اور صوفی کرتے ہیں کیونکہ خدا کا خلیفہ ان کی علمیت کا پردہ چاک کر دیتا ہے - تو ان کی گمراہی صاف ظاہر ہو جاتی ہے - اسی لئے وہ تمام مولوی اس کو جھوٹا و کذاب و دجال قرار دیتے ہیں - اور اس کی کتاب پڑھنے کی سخت ممانعت کرتے ہیں -

اور وہ ایسا ہی کریں گے - اس کے متعلق کیا صحیح نقشہ ہمارے سردار انبیاء نے کھینچا ہے - کاش اس زمانہ کے لوگ ذرا اس پر غور کریں - آپؐ نے فرمایا ہے لوگوں کے دل ایسے ہو جائیں گے - کہ جس بات پر جمے ہوئے ہونگے - اس سے نہیں ہٹینگے - پھر ان کے لئے گمراہی کے داعی بھی ہونگے اس حالت میں اگر تو خلیفۃ اللہ کو ان ایام میں دیکھے تو لازم ہے - کہ اس کا دامن پکڑے خواہ تیرا جسم ہلاک ہو جائے اور تیرا مال لوٹا جائے ؂ دامن پکڑ لینے سے مراد اس کی بیعت میں داخل ہونا ہے - اور جو شخص بغیر بیعت کے مرتا ہے - اس کے متعلق رسول کریمؐ نے سخت وعید فرمائی ہے - کہ من مات ولا بیعت علیہ مات میتۃ جاھلیۃ - یعنی جو شخص مرا اور بیعت نہ کر مرا وہ جاہلیت کی موت مرا - یعنی کافروں کی موت مرا -

اب دنیا بھر میں ایسا کوئی شخص ہے - جو خلیفۃ اللہ ہونے کا [illegible] آنحضرتؐ کے ارشاد کے مطابق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بغیر بیعت کے مرنے والے کو جاہلیت کی موت مرنے والا قرار دیتا ہو۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ دنیا بھر میں سوائے حضرت اقدس مرزا صاحبؑ کے ایسا کوئی اور مدعی نہیں ہے۔ جس کے ثبوت میں قریب دو سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ کہ خاکسار کی طرف سے یہ چیلنج شایع شدہ ہے۔ کہ اگر حضرت اقدس میرزا صاحب اپنے دعوے میں نعوذ باللہ سچے نہیں۔ تو دوسرا جو شخص سچا مدعی ہے۔ اسے پبلک میں پیش کیا جائے۔ اور خاکسار کی طرف سے مقرر کردہ دس ہزار روپیہ کا انعام حاصل کیا جائے۔ مگر اب تک ایسا کوئی مدعی دنیا میں نمودار نہ ہوا نہ آئیندہ کوئی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ موعود خلیفتہ اللہ کا مقررہ وقت گذر چکا ہے۔ اور جو موعود صادق ظاہر ہونا تھا۔ وہ عین مقررہ وقت پر ظاہر ہو چکا۔ اور دنیا کی اصلاح کے لئے تمام کام جو اس کے ذمہ لگائے گئے تھے۔ وہ سب بخوبی ادا کر چکا جس کو لاکھوں لوگوں نے مانا اور دن بدن اس کے ماننے والوں کی مقدار بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں مخلوق خدا کو حقیقی ہمدردی کے لئے دن رات جان و مال سے کوشش کر رہے ہیں۔ الحمد للہ

گو اس زمانہ کے علماء کہلانے والے ہمارے مخالف لوگوں کو حق سے روکنے کے لئے یہ اشتہارات شایع کرتے رہتے ہیں۔ کہ ایسے مدعی بہت ہیں۔ یا فلاں شخص ہے۔ مگر اب تک کسی ایک کو بھی پبلک میں پیش کرنے کی جرأت نہ کی۔ جس نے حضرت میرزا صاحب کے دعوے و دلائل جھٹلا کر خود کو صادق مدعی قرار دیا ہو اور جس کو لاکھوں لوگوں نے مانا ہو۔ اور اس کی بیعت میں داخل ہو گئے ہوں۔ ان مخالف علما کا حال مدعی سست گواہ چست کے سوائے اور کچھ بھی نہیں۔ اور ہم پھر دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اگر دنیا کے تمام علماء ایک دوسرے کی تائید کے ساتھ عمر بھر اس مطالبہ کو پورا کرنے کی کوشش میں دن رات بھی لگے رہیں۔ تو ہرگز اس صادق شیر خدا کے مقابلہ میں کسی ایک کو بھی کھڑا کرنے کی جرأت نہیں کر سکیں گے ✤

ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب نے دس ہزار روپیہ کا نام سنتے ہی اپنی ہمیشہ کی عادت کے مطابق جھوٹی شہرت حاصل کرنے کے لئے خاکسار کو اپنے اخبار اہل حدیث میں مخاطب کر کے یہ لکھا۔ کہ سیٹھ صاحب کو ہم اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اس خدمت کے لئے ہم حاضر ہیں جو قدرتی طور پر اس کے لئے منتخب ہیں ہمارا قول ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں بیچ کہیں پاؤ گے
گر چہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

پس سیٹھ صاحب ہم کو بتا دیں۔ کہ وہ انعامی رقم کس کے فیصلہ سے دیں گے" جس کے متعلق ان کو یہی جواب دیا گیا۔ کہ ایسے سچے مدعی کو پبلک میں پیش کر دو۔ اور بنگال بنک کے ذریعہ ہمارا مقررہ دس ہزار روپیہ کا انعام حاصل کر لو۔ مگر اب تک نہ انہوں نے خود سچا مدعی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور نہ ہی اپنی وکالت سے کسی کو کھڑا کرنے کی جرأت کی اور انشاء اللہ تاحیات بھی نہ کر سکیں گے۔ اور جب ان کے اخبار کے ناظرین میں سے کسی ایک نے مجدد کے مطالبہ کے جواب کے لئے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ "اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ سے ہر صدی کے شروع میں تمام اسلامی دنیا میں چند لوگ ایسے پیدا ہوتے ہیں۔ جو اپنے اپنے مقام پر شہر ہو یا گاؤں اپنی اپنی وسعت اور مقدور کے مطابق توحید و سنت کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور بدعت کو مٹانے میں کوشاں ہوتے ہیں" پھر آگے چل کر مجدد کی یہ تعریف بیان کرتے ہیں۔ کہ "ہر ایک فرقہ اپنے نزدیک جو دین جانتا ہے۔ اسی کو ترقی دینے والے عالم کو مجدد کہہ دیتا ہے" پھر یہ ایک مثال بھی پیش کرتے ہیں۔ کہ "مثلاً شیعہ کے نزدیک ایام محرم میں ماتم داری کرنا ایک دینی کام ہے۔ تو ان کا جو عالم اس کو زیادہ اشاعت اور اہتمام کرے گا۔ جس کی کوشش سے مرثیہ خوانی اور ماتم داری کو زیادہ فروغ ہو۔ وہ اس کو مجدد سمجھینگے۔ برخلاف اس کے اہل سنت ایام محرم کی ساری رسموں کو بدعت جانتے ہیں۔ جو عالم ان رسوم کے مٹانے پر کمر بستہ ہو گا۔ وہ اسی کو مجدد کہیں گے" ✤

یہ ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا مجدد کے مطالبہ کے متعلق جواب کہ ہر ایک فرقے میں جو عالم اپنے فرقے کے عقاید کی خوب اشاعت کرتا ہے۔ وہ ہی اس فرقے کا مجدد ہوتا ہے۔ مگر مسلمانوں کا تو یہ مسلم عقیدہ ہے۔ کہ اسلام میں بہتر فرقے ہوں گے۔ جس میں ایک کے سوائے تمام جہنمی۔ تو ثابت ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ ہر ایک جہنمی فرقے کے عقاید کی اشاعت کرنے کے لئے بھی مجدد کھڑا کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ اس فرقے کے تمام لوگوں کو جہنمی بناتا ہے۔ پھر ان کے مقابلہ میں بچے فرقہ میں ایک مجدد کھڑا کرتا ہے۔ اور ان کے درمیان آپس میں مخالفت بڑھاتا ہے۔ نعوذ باللہ۔ افسوس یہ ظالم مولوی خدا پر کیسا ظالمانہ الزام لگاتا ہے۔ کہ خدا خود جان بوجھ کر اسلام میں ایسے مجددین کھڑے کرتا ہے۔ جو آپس میں دن رات مخالفت کرتے پھریں۔ اور خدا کے پسندیدہ ہوئے دین اسلام میں فساد کرتے رہیں۔ نعوذ باللہ نعوذ باللہ

دعویٰ تو یہ کہ میرے جیسا لائق عالم دنیا میں کوئی نہیں اور لیاقت کا نمونہ یہ کہ بدعات اور مشرکانہ عقاید کی تجدید کے لئے بھی مجدد آیا کرتے ہیں۔ یہ شاید اس لئے کہا۔ کہ مولوی ثناء اللہ اپنی شان مجددیت کی بنانا چاہتا ہے۔ اور اپنے آپ کو مجددین میں شمار کرتا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ✤

اے مسلمان کہلانے والو مقلدو اور غیر مقلدو دیکھو اس زمانہ کے عالم فاضل مولوی کہلانے والوں کے عقاید کیسے خطرناک ہیں۔ جو خدا تعالیٰ پر بھی الزام لگانے سے نہیں چوکتے۔ پھر بھلا یہ اور کس کو چھوڑیں گے۔ آپ لوگ دنیوی معاملات میں بڑے غور و فکر سے کام لیتے ہو۔ کہ کہیں نقصان نہ ہو جائے۔ مگر دینی معاملات میں کیوں ایسی ٹھوکریں کھا رہے ہو۔ وہ ہی آنکھیں رکھتے ہو حق دیکھتے کیوں نہیں۔ وہ ہی کان رکھتے ہو۔ سنتے کیوں نہیں۔ اور وہی دل رکھتے ہو سمجھتے کیوں نہیں۔ اور ناحق اپنی اور اپنے اہل و عیال کی آخرت تباہ کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی حالت پر رحم کرے۔ اور آپ کو حق سمجھنے کی توفیق و ہمت دے۔ یہ ہے مجھ خاکسار کی درد دل کی دعا۔ آمین۔ آمین!! آمین!!!

(سیٹھ) عبداللہ الہ دین سکندرآبادی علاقہ نظام

مسیح موعود کا پیغام اپنی جماعت کے نام

یہ حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء کا اشتہار ہے جس کو ہر ایک احمدی زن و مرد کو پڑھنا ضروری ہے۔ ٹریکٹ کی صورت میں چھپ گیا ہے۔ سو ٹریکٹ ... دفتر فاروق سے طلب ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود نبی ہیں

آج بارہ سال کے قریب زمانہ گذرتا ہے۔ کہ امریکہ سے ایک انگریز اور ایک لیڈی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ کے نبی ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے جو فرمایا ہے۔ وہ پیغام پارٹی کے لئے قابل غور و توجہ ہے۔ ہم وہ تمام واقعہ اور مکالمہ ناظرین فاروق کی دلچسپی کے لئے اخبار بدر سے نقل کر کے اپیل کرتے ہیں۔ کہ ذرا کسی غیر مبائع منکر نبوت مسیح موعود سے یہ دکھا کر پوچھیں۔ کہ کیا مسیح موعود ایسی نبوت کے مدعی نہ تھے۔ جس کے دعویدار پہلے انبیاء تھے؟ ایڈیٹر

۷۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو مدینۃ المسیح میں دو انگریز اور ایک لیڈی ۹½ بجے کے قریب آئے۔ ان میں سے ایک بوڑھا جس کے بشرے سے جہاندیدہ ہونا معلوم ہوتا تھا شکاگو (امریکہ) کا رہنے والا تھا۔ اس کا نام مسٹر جارج ٹرنر اور لیڈی کا نام مس یورون تھا۔ اور تیسرا اسکاچ مین لاہور کا مسٹر بانشر تھا۔ مقبرہ بہشتی کے دفتر میں مفتی محمد صادق صاحب نے ان کو ریسیو کیا۔ اور پہلے مختلف امور پر دوستانہ گفتگو ہوتی رہی۔ چونکہ اکثر اصحاب نے میڈم کے ساتھ شیک ہینڈ (مصافحہ) نہ کیا۔ بلکہ غض بصر عمل کیا۔ اس لئے اسے حیرت ہوئی۔ تو مفتی صاحب نے یہ بتلا کر کہ یہ ہمارے مذہبی احکام سے ہے اس کی حیرت کو دور کر دیا +

اطلاع ہونے پر حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ مکرمی مولوی علی احمد صاحب ایم اے جو آج کل بہاولپور کالج میں پروفیسر ہیں۔ اور مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر ترجمان بنے۔

صاحب۔ پوچھا کہ آپ نے ڈوئی کو چیلنج دیا تھا کیا یہ سچ ہے؟ فرمایا صحیح ہے۔

صاحب۔ کس بات پر چیلنج دیا گیا تھا؟

حضورؑ۔ وہ کہتا تھا۔ کہ میں نبی ہوں۔ اور اپنی نبوت کی بناء پر ظاہر کرتا تھا۔ کہ مسیح خدا کا بیٹا تھا۔ یوں تو عام عیسائی بھی اس کے قائل ہیں۔ مگر وہ چونکہ خدا کی طرف سے کہلا کر بطور اس کے پیغامبر کے یہ ظاہر کرتا تھا۔ اس لئے ہمیں ناگوار معلوم ہوا۔ کہ یہ بڑا بھاری افترا ہے۔ منقولات کی بناء پر کوئی جو کچھ اعتقاد رکھے۔ اس سے تو چشم پوشی ہو سکتی ہے۔ مگر یہ خدا کی طرف سے مدعی ہو کر بیان کرنا فتنہ کی راہ تھا۔ جس کا روکنا ہمارا فرض تھا۔

صاحب۔ ڈاکٹر ڈوئی نے جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ اسے ناکامی ہوئی وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے پیرو منتفرق ہو گئے۔ مگر انجیل میں لکھا ہے۔ کہ اخیر زمانے میں جھوٹے نبی اٹھیں گے۔ پس ہم یہ پوچھنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ آپ کے **صادق نبی ہونے** کی کیا دلیل ہے؟

حضور۔ بیشک جھوٹے نبی ہوتے تھے۔ مگر کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سب جھوٹے ہی چلے جاویں گے اور ان میں کوئی بھی سچا نہ ہو گا؟

صاحب۔ نہیں ایک کا سچا ہونا ضرور ہے۔ مسیح نے مردوں کو زندہ کیا۔ چنانچہ تاریخی شہادت موجود ہے اور اس کے بعد کسی نے مردے کو زندہ نہ کیا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ یہی مسیح ہی ایک خدا تھا۔ کیونکہ یہ طاقت کسی اور میں نہیں۔ کیا آپ میں یہ طاقت ہے؟

حضورؑ۔ فرمایا کہ ہم اس بات کو عقلاً نقلاً کسی صورت میں نہیں مان سکتے۔ کہ مسیحؑ نے کوئی حقیقی مردہ زندہ کیا ہو۔ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ رسول کریمؐ نے مردوں کو زندہ کیا تھا۔ مگر اس کے اور معنی ہیں۔ بالفرض ہم مان بھی لیں۔ تو بھی یہ امر مسیح کی خدائی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مسیح سے پہلے اور نبیوں نے بھی آپ لوگوں کے عقیدہ کے مطابق مردے زندہ کئے۔ چنانچہ ایلیاؑ نے ایسا کیا۔ موسےٰ علیہ السلام نے عصا کا سانپ بنایا۔ اور یہ معجزہ مردے کے زندہ کرنے سے بڑھ کر تھا۔ کیونکہ مردہ میں تو پھر کچھ استعداد زندہ ہونے کی ہوتی ہے اور ایک نباتی شے کو زندگی کے ساتھ کیا تعلق؟ پھر توریت میں لکھا ہے۔ کہ ایک نبی کی ہڈیوں کے چھونے سے مردے زندہ ہو گئے۔ سو اگر یہ باتیں کسی کے خدا ہونے کی دلیل ہو سکتی ہیں۔ تو موسیٰ ایلیا الیسع بطریق اولےٰ خدا ہو گئے یاد رکھو نبیوں میں دوسرے انسانوں سے مابہ الامتیاز ضرور ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی کی مرضی کا تابع نہیں۔ بلکہ جو معجزہ وقت کے مناسب حال ہو۔ وہ اسے دیا جاتا ہے +

صاحب۔ بیشک مسیح سے پہلے جو نبی آئے۔ ان کو خدا ایسی طاقتیں دیتا رہا۔ مگر مسیح خود خدا تھا۔ وہ شروع سے خدا تھا۔ اور اب تک داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے +

حضورؑ۔ یہ ایک دعوے پر دعویٰ ہے۔ دعوے کے ساتھ کوئی ثبوت چاہیئے۔ ہم انہیں خدا نہیں مانتے۔ صرف اس حد تک مانتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے نبی تھے۔ اور یوں ہر ایک کا اختیار ہے۔ کہ جو چاہے اعتقاد رکھے۔ آپ مسیحؑ میں کسی ایسی طاقت کا ثبوت دیں۔ جو نبیوں میں نہ تھی۔ تاکہ اس کا خدا ہونا ثابت ہو۔ اگر وہ فی الواقع مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ تو ان کے متبعین سے کوئی ایسی بات ہمارے مقابل پر دکھائے۔ مگر ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ ایسا کوئی ہرگز نہ کر سکے گا۔ بخلاف اس کے ہم **رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین** ایسے نشانوں کے دکھانے کو حاضر ہیں۔ جو اس مبارک وجود کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوئے انسان بوجہ انسان ہونے کے صرف اس حد تک ترقی کر سکتا ہے۔ جو اس کی انسانیت کے شایاں ہو۔ خدا نہیں ہو سکتا مسیحؑ بھی ایک انسان تھا۔ پس اس سے ایسی صفتیں کیوں منسوب کی جاویں۔ جو اس میں نہیں ہو سکتیں +

صاحب۔ آپ اپنے نبی ہونے کا ثبوت دیں؟

حضورؑ۔ ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو توریت میں مذکور ہیں۔ **میں کوئی نیا نبی نہیں پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں**۔ جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو۔ پس ان کو راستباز ماننے کے جو نشان تم قرار دیتے ہو۔ ہمیں بتاؤ۔ تاہم اپنے میں وہ بیان کر سکیں۔ کیونکہ ممکن ہے۔ ہمارے بیان کردہ نشانوں کو تم نبوت کی صداقت کے نشان نہ مانتے ہو۔ اور اسی طرح بات لمبی ہو جائے گی +

صاحب۔ آپ خود ہی بیان کیجئے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضورؑ ۔ ہمارے ہاتھ پر اتنے نشان ظاہر ہوئے ہیں کہ ان کو گننا بھی مشکل ہے ۔ اور بنی اسرائیل میں تو ایسے نبی ہوئے ہیں ۔ جنہوں نے صرف ایک ہی نشان دکھایا ۔ اچھا سنو! خدا کے نبی دشمنوں کے مقابل پر ہمیشہ فتحیاب ہوتے ہیں ۔ اس کے لئے صرف ڈوئی جھوٹے نبی کی نظیر کافی ہے ۔ جس کو آپ خود تسلیم کرتے ہیں ۔ جب اس نے خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کیا ۔ اور میرا بھی یہی دعویٰ تھا ۔ اور اس کی تعلیم میری تعلیم سے جدا تھی ۔ وہ خدا کی ایک عاجز مخلوق کو خدا ٹھہراتا تھا ۔ تو میں نے دعا کی ۔ کہ اے خدا اگر میں تیری طرف سے ہوں تو اسے میری آنکھوں کے سامنے ہلاک کر چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ پھر دوسرا نشان یہ ہے ۔ کہ آپ لوگ خود میری صداقت کا نشان ہیں ۔ چھبیس برس پہلے جب کہ اس گاؤں میں میں ایک غیر مشہور انسان تھا ۔ اور کوئی ذریعہ اشاعت و شہرت کا نہ رکھتا تھا ۔ خدا نے میری زبان پر یہ ظاہر کیا یاتون من کل فج عمیق ۔ دور دور کی راہوں سے لوگ تیرے پاس چل کر آئیں گے ۔ اب دیکھو آپ لوگوں کو اس پیشگوئی کا کوئی علم نہیں ۔ اور پھر بھی آپ اسے پورا کرنے والے ٹھہرے ۔ شاید اگر آپ کو معلوم ہوتا ۔ تو اس کے پورا کرنے میں تامل کرتے ۔ مگر خدا کو جو کچھ کرانا منظور تھا وہ کرا لیا ۔ امریکہ سے دور کونسا ملک ہو سکتا ہے ۔ جہاں سے لوگ چل کر میرے پاس آتے ہیں ۔ اور پھر ایسی جگہ جہاں کوئی بھی دلچسپی کا سامان نہیں اگر غور کرو ۔ تو یہ بات مردہ زندہ کرنے سے بڑھ کر ہے ۔ مردے زندہ کرنا تو ایک قصہ کہانی ہو گئے ۔ اور یہ کل کی بات ہے پیشگوئی پہلے شائع ہو چکی ہے ۔ اور اس کی صداقت آپ نے آنکھوں سے دیکھ لی ۔

صاحب ۔ ہم نے مانا ۔ کہ پیشگوئی آپ کی ضرور نشان ہے ۔ کوئی اور

حضورؑ ۔ عبدالحی (مولوی نورالدین صاحب کے لڑکے کو پیش کر کے) یہ ہماری دعا سے پیدا ہوا ہے ۔ ایک مخالف نے (جب مولوی صاحب کا لڑکا مر گیا ۔) اعتراض کیا ۔ تو ہم نے دعا کی ۔ جو خدا نے سن لی اور سن کر جواب دیا ۔ کہ ایک لڑکا پیدا ہو گا ۔ جس کی پشت پر دنبل کا نشان ہو گا ۔ چنانچہ دیکھو یہ نشان ۔ میڈم نے دریافت کیا ۔ کہ ہماری کتابوں میں تو لکھا ہے ۔ کہ مسیح دوبارہ آئیگا ۔ کیا یہی مسیح ہے اور پھر خدا مجسم ہوا ہے؟ مفتی صاحب نے اسے سمجھایا ۔ کہ خدا کا مجسم ہو کر آنا غلط ہے ہاں انبیاء کا وجود خدا نما ہوتا ہے ۔ اور آمد ثانی کا یہ سوال مسیحؑ کے وقت اس کے سامنے ایلیا (فیصلہ) ہو چکا ہے ۔ جب اس سے پوچھا گیا ۔ کہ تم سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری تھا ۔ تو اس نے بتایا ۔ کہ وہ یوحنا ہے ۔ جس سے ثابت ہوا ۔ کہ کسی کی آمد ثانی کا مطلب اس کی روح و قوت میں آنا ہے ۔

صاحب ۔ آپ کے آنے کا مقصد کیا ہے؟

حضورؑ ۔ مخلوق کی اعتقادی و عملی غلطیوں کی اصلاح اور ہم اور قوموں کا ذکر نہیں کرتے ۔ عیسائیوں ہی کو لو مسیحؑ بیشک ایک برگزیدہ انسان تھا ۔ مگر وہ اسے خدا کہتے ہیں ۔ کیا لامحدود طاقتوں والے خدا کے پاس ایک ہی نمونہ تھا ۔ کہ وہ اس کی مثل نہ بنا سکا ۔ پھر ان لوگوں نے اپنی کتاب پر عمل چھوڑ دیا ۔ محرمات کا کچھ لحاظ نہیں (صاحب نے اسے تسلیم کیا کہ بیشک) یہ لوگ جو مسیح کو خدا قرار دیتے ہیں ۔ اس سے ان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے انسان آخر انسان ہے ۔ رسول اس لئے آتے ہیں ۔ کہ لوگ اس کی پیروی کریں ۔ اس کا نمونہ اختیار کریں ۔ اب ایک خدا کے دنیا میں آنے سے کیا فائدہ ۔ کیونکہ انسان نے انسان ہی رہنا ہے ۔ وہ خدا نہیں ہو سکتا ۔ پس پیروی اور نمونہ کے لئے رسول آنا چاہیئے تھا ۔ نہ کہ خدا اور پھر ایک ہی شخص کو الٰہی تجلیات کا مظہر جاننا تو اس کی ہتک کرنا ہے یہ تو ایسا ہے ۔ جیسے کوئی کسی بادشاہ کی تعریف کرے کہ ایک ہی آدمی اس کی رعیت میں سے ہے ۔ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے ۔ کہ ہندوستان میں بھی نبی آئے ۔ یورپ و امریکہ میں بھی ۔ ہم خدا کے فیض کو عام قرار دیتے ہیں ۔ بند پانی بھی گندہ ہو جاتا ہے ۔ جیسا وہ تمام ملکوں کا خدا ہے ۔ ایسا ہی تمام ملکوں میں اس کا فیض جاری ہے ۔ وہ ہمیشہ اپنے بندے خلقت کی ہدایت کے لئے بھیجتا رہا اور بھیجتا رہے گا ۔ تم لوگ عیسیٰ سے محبت کرتے ہو ۔ تو کرو ۔ ان کی تعظیم کرو مگر اس حد تک جہاں تک کہ مناسب ہے ۔ آپ نے مسیح کو نہیں دیکھا ۔ اور میں ان آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں ۔ آپ اپنے گھر ہی کے اختلاف کو دیکھیں ۔ خود قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ عیسائیوں کے کئی ایسے فرقے تھے ۔ اور اب بھی ہیں ۔ جو مسیح کو صرف نبی مانتے ہیں انسان کو چاہیئے ۔ کہ وہ راہوں میں سے وہ راہ اختیار کرے جو خطرہ سے خالی ہو ۔ اس کے بعد ان کو اطلاع دی گئی کہ کھانا تیار ہے ۔ چنانچہ امریکن مہمان کھانا کھانے کے کمرے میں چلے گئے ۔ اور بعد ازاں سکول و بورڈنگ کو دیکھ کر رخصت ہوئے ۔

(اقتباس از اخبار بدر مورخہ ۹ اپریل ۱۹۰۸ء)

ضروری اطلاع

اخبار فاروق کا یہ پرچہ ان تمام خریداران کے نام بھیجا گیا ہے ۔ جو پہلے سے فاروق کے خریدار ہیں ۔ ان احباب میں سے اگر کسی دوست کو فاروق کی خریداری سے انکار ہو تو وہ از راہ مہربانی ایک کارڈ کے ذریعے دفتر فاروق کو اطلاع کر دیں تاکہ آئندہ ان کے نام پرچہ نہ بھیجا جاوے ۔ لیکن یہ ضرور خیال رکھیں ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی اس اپیل کو جو حضور نے جلسہ سالانہ پر فاروق کی طرف قوم کو خاص توجہ کرنے کے بارے کی تھی نظر انداز نہ کر دیا جائے ۔ چونکہ یہ فاروق کا نیا دور شروع ہوا ہے ۔ اور اس کے متعلق مستقل انتظام اس امر کا کر لیا ہے ۔ کہ آئندہ پرچہ باقاعدہ اور بہتر سے بہتر حالت میں نکالا جائے ۔ اس بنا پر کہ خدا جانے فاروق آئندہ ٹھیک وقت پر نکلتا رہے یا نہ رہے خریداری سے دست بردار نہ ہوں ۔ میں خدا کے فضل و کرم اور حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی دعاؤں سے پوری توقع رکھتا ہوں ۔ کہ اب فاروق انشاءاللہ نہایت آب و تاب سے اپنے ٹھیک وقت پر شائع ہوتا رہے گا ۔ اور دوستوں کو خاص طور پر فاروق کی امداد کی طرف پوری توجہ کر کے اس کی اشاعت میں ترقی کرنی چاہیئے ۔ نہ یہ کہ خود ہی خریداری چھوڑ بیٹھیں ۔ اس طرح پر کارکنان اخبار کو مشکلات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ یہ خاص توجہ اور ہمدردی کی امید پر اطلاع شایع کی گئی ہے ۔ (منیجر فاروق)

التماس ۔ تمام خریداران فاروق کے نام کی چٹیں چھپوائی ہیں ۔ اس لئے جن خریداروں کا پتہ وغیرہ درست نہ ہو یا پتہ تبدیل کرانا ہو ۔ بوالپسی ڈاک مفصل پتہ و نام لکھ کر دفتر فاروق میں بھیج دیں ۔ تاکہ ان کے نام و پتہ کی غلط چٹیں نہ چھپ جائیں ۔ یہ اطلاع بہت ہی جلد آنی چاہیئے ؛

اخبارات عالم

گرفتاری ۔ گذشتہ فسادات اپریل میں بابو مولا بخش جو سب پوسٹ ماسٹر ڈاک خانہ ہال بازار امرتسر تھا ۔ ڈاکخانہ کی نقدی خود غبن کر جانے کے شبہ میں اب گرفتار کیا گیا ہے ؛

غلہ کی ارزانی ۔ یہ خبر نہایت خوش کن ہے ۔ کہ ہونے سے بڑھ کر ضروری چیزیں گندم اور نور خدا کے فضل سے ارزاں ہو رہے ہیں ۔ ۴ فروری کو جب خاکسار ایڈیٹر فاروق امرتسر سے واپس آ کر بٹالہ ٹھیرا ۔ تو وہاں منڈی میں گندم سفید ۱۲ سیر من تھی ۔ اب قصور ضلع لاہور سے خبر آئی ہے ۔ کہ وہاں گندم کا نرخ ۱۲ سیر اور چنے ۱۲ سیر من ہیں ۔ امید ہے کہ فصل پر نرخ گندم و نخود ۱۰ سیر من سے بھی کچھ کم ہو گا ۔ بشرطیکہ خدا کا فضل گندم خور مخلوق پر رہا ؛

صلح کانفرس کا فیصلہ

لنڈن ۔ ۴ فروری ۔ قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے ۔ کہ اس رپورٹ سے کہ صلح کانفرس نے فیصلہ کر لیا ہے ۔ کہ قسطنطنیہ ترکوں کے پاس چھوڑ دیا جائے ۔ ترکی سیاسی حلقوں میں اطمینان پیدا ہو گیا ہے ۔ مگر پبلک میں کچھ کچھ جوش پایا جاتا ہے ؛

خلافت وفد کا ورود وینس

لنڈن ۔ ۲۳ فروری ۔ وینس کا ایک تار مظہر ہے ۔ کہ ہندوستانی خلافت ڈیلیگیٹوں کا وفد جن میں مسٹر محمد علی ۔ سید حسین ۔ سید سلیمان ندوی اور مسٹر حیات [illegible] شامل ہیں ۔ یہاں کل سہ پہر کو پہنچ گئے ۔ اور کل لنڈن روانہ ہو جائیں گے ۔ [illegible] نے مسٹر لائیڈ جارج اور مسٹر مانٹیگو کو تار دیا ہے ۔ جس میں اس امر پر زور دیا ہے ۔ کہ تاوقتیکہ کانفرس صلح کے سامنے وہ اپنے معروضات کو پیش نہ کر لیں ۔ اس وقت تک ٹرکی کے متعلق کوئی آخری تصفیہ نہ کیا جائے ؛

فیصلہ کے منسوخ ہو جانے کا امکان

ٹائمس اپنے افتتاحی مضمون میں ترکوں کے قسطنطنیہ میں رہنے کی اجازت دینے کے لئے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے لکھتا ہے ۔ کہ (ہماری) گورنمنٹ کا یہ فعل بہت زیادہ مستحق ملامت ہے ۔ اور غالباً سارے ملک میں (برطانیہ میں) سخت بے چینی و غصہ سے دیکھا جائیگا جس کو کہ (گورنمنٹ سے) دہوکا دیا گیا ہے ۔ اور جس کی نفرت بہت گہری اور مشتعل ہے ۔ ٹائمس لکھتا ہے ۔ کہ فیصلہ کو منسوخ کر دینا ناممکن نہیں ہے ۔ آگے چل کر کہتا ہے ۔ کہ اگر ترکی حکومت کو یورپ سے اکھیڑ نہ پھینکا گیا ۔ تو دوسری جنگ اس غرض سے کرنی ممکن ہو گی ۔ کہ ترکوں کو اپنی آخری یورپی زمین سے نکال دیا جائے ۔ جنگ اس وقت تک کامیابی کے ساتھ فتح کی ہوئی نہیں کہی جا سکتی ۔ جب تک کہ ترکی حکومت سے یہ نہ کہدیا جائے ۔ کہ وہ اب ایشیا کو بالضرور واپس چلی جائے ساری ترکی قوم کو یورپ سے نکال دینا ناممکن ہے لیکن ترکی جھنڈا (علم) ترکی حکمران (سلطان) اور ترکی گورنمنٹ کے لئے یورپ میں اب کوئی جگہ نہیں ہے ۔ ٹائمس کا بیان ہے ۔ کہ سارے ملک میں پہلے فیصلہ کے خلاف آواز بلند کرنے کے لئے جلسے کرنے کے لئے انتظام ہو چکا ہے ۔ بڑے بڑے لوگ ہر سیاسی پارٹی کے شریک ہو کر لکچر دیں گے ؛

لارڈ رابرٹ کی جدوجہد ترکوں کی مخالفت میں

لنڈن ۲۵ فروری تقریباً ایک سو ممبران پارلیمنٹ نے لارڈ رابرٹ سسل کی عرضداشت پر دستخط کئے ہیں ۔ جس میں انہوں نے ترکوں کے قسطنطنیہ سے اخراج کی تائید کی ہے ۔ ایک سو سے زیادہ نے ڈاکٹر گونیس کی جوابی عرضداشت پر دستخط کئے ہیں ۔ فرانسیسیوں کی یہ رائے ہے ۔ کہ مسلمانان مشرق قریب کے جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترکوں کو قسطنطنیہ میں رہنے کی ضرورت ہے ؛

کیا پریس ایکٹ منسوخ ہو گا؟

مسٹر پٹیل نے وائسرائے کی کونسل میں سوال کیا ۔ کہ کیا گورنمنٹ پریس ایکٹ منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ گورنمنٹ کی طرف سے رولٹ ایکٹ کی نسبت اس کا جواب بہتر دیا گیا ۔ کہا گیا کہ گورنمنٹ پریس ایکٹ کو منسوخ کرنے کا ارادہ تو نہیں رکھتی ۔ ہاں سر شیو اسوامی آئر کی تجویز کے مطابق اس میں ترمیم کرنا چاہتی ہے ؛

دوائی خانہ احمدی

واضح ہو ۔ کہ یہ دوائی خانہ اپنی سچائی اور ایمانداری کے سبب سے دن بدن مشہور ہوتا جاتا ہے ۔ اس میں مجرب دوائی بنائی جاتی ہیں ۔ جن کی ایک دو خوراک کھاتے سے اپنا اثر جلد دکھاتی ہیں ۔ یہ نسخے حضرت مولوی نور الدین خلیفہ صاحب قادیانی کے بنائے ہوئے ہیں ۔ جو انہوں نے خود پچاس سال تجربہ کر کے دیکھے اور مجرب ثابت ہوئے ۔ اور آٹھ سال ہم کو بھی تجربہ کر کے دیکھتے ہو گئے ہیں ۔ یہ دوائی خانہ آٹھ سال کا جاری ہے ۔ اگر آپ نے اپنی بیماری کے واسطے کوئی دوائی بنوانی ہو ۔ تو ہم سے بنوائیے ۔ ہم سے ہر قسم کی بیماری کی دوائیں منگوائیں ۔ اس جگہ ہم ہر قسم کی بیماری کا علاج بڑی کوشش سے کرتے ہیں ۔ اور ہم مسمریزم کے اور سمش کے ذریعہ سے بھی علاج کرتے ہیں ۔ کہ جس سے بہت جلد بیمار کو شفا ہو جاتی ہے ۔ نیز ہر قسم کا اصل عرق اور شربت مربہ وغیرہ موجود ہے ہر روز تازہ تیار ہوتا ہے ۔ بہار زندگی یہ ایک ہی دوائی ہے جو تین سو بیماری پر شفا بخش مجرب ثابت ہوتی ہے ۔ کئی بیمار اس سے اچھے ہو گئے ہیں ۔ دل دھڑکنا دم چڑھنا سستی ناطاقتی کمزوری اولاد نہ ہونا ۔ دل اداس رہنا ۔ بخار ۔ پیٹ درد کھانسی ۔ دہات جانا درد جوڑ پر فوراً آرام ہوتا ہے ۔ قیمت فی شیشی عہ ہر پرچہ ترکیب ہمراہ دیا جاتا ہے اور ہر قسم کی دہات ماری ہوئی ۔ کشتہ تانبا ۔ پارہ بیسہ قلعی فولاد منور بارہ سنگھا ہڑتال وغیرہ قیمتاً ملتا ہے ۔ خارش کی دوائی عمدہ ا خوراک عہ کشتہ نیلا تھوتھہ عہ ۔ جلاب کی عمدہ گولیاں اس سے کسی امر کی تکلیف نہیں ہوتی اپنے گھر بیٹھے ایک کارڈ لکھ کر منگوالیں ۔ محصول بذمہ خریدار پتہ یہ ہے ۔ رحمت اللہ ولد سلطان محمد احمدی موضع لنگا کلاں ۔ ضلع امرتسر ۔ ڈاکخانہ [illegible] ۔ دوالمیال [illegible] ۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپا ۔ اور ایم قاسم علی پبلیشر نے فاروق منزل سے شایع کیا